سوال

(82)ایک پادری کے چند سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک پادری کے چند سوال

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک پادری کے چند سوال

مجھ احقر سے ایک پادری مشن سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گفتگو ہوئی تو اس نے مجھ سے یہ سوال کئے جو بغرض جواب ارسال ہیں۔ (مراسلہ امین الدین خریدار اہل حدیث نمبر 5195 سکندرہ راؤ)

سوال نمبر **1**۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک ایک ہی خاندان ہے۔ اور انھیں میں انبیاء گزرے ہیں۔ ہم سب کو مانتے ہیں۔ چونکہ حضرت محمد صاحب اسی خاندان سے نہیں اس لئے ان کو نہیں مانتے۔

جواب نمبر **1**۔ اس کا کچھ ثبوت ہے۔ کہ سارے انبیاء ایک ہی خاندان سے گزرے ہیں۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ٢٤

ہر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی رسول گزرا ہے۔ پھر ہم کیوں یہ مان لیں کہ ایک ہی خاندان میں گزرے ہیں۔ تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ دوسرے خاندان کے نبیوں کو ماننا ضروری نہیں۔ اس ممانعت کےلئے کوئی حکم ہے۔ ہو تو دیکھایئے۔ ورنہ غلط دعویٰ کرنے سے شرمایئے۔

سوال نمبر **2**۔ یہ ہے امت محمدیہ کا یہ قول کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اور غلط نہیں ہے تو آپ ہم کو کل پیغمبروں کے نام بنام فہرست دیجیئے۔

جواب نمبر **2**۔ ہم بھی اس روایت کو صحیح نہیں مانتے جبکہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم نبیوں اور رسولوں کی تعداد صحیح نہیں جانتے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔۔ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

''یعنی بعض رسول ہم نے تمھیں بتائے ہیں۔ اور بعض نہیں بتائے۔''

سوال نمبر3۔ جس خاندان میں حضرت محمد صاحب ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ ان سے قبل اس خاندان میں کوئی اور نبی پیدا ہوا تھا؟

جواب نمبر3۔ اس خاندان کے جدامجد حضرت اسماعیلؑ نبی تھے۔ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ٥٤

''یعنی اسماعیلؑ بڑا راستباز نبی تھا۔''

بائیبل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کا موعود فرزند تھا۔ (پیدائش باب نمبر6)

سوال نمبر4۔ یہ ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ زمین عرب میں پیدا ہوئے حالانکہ جتنے انبیاء گزرے ہیں کل زمین کنعان میں پیدا ہوئے۔

جواب نمبر4۔ ہمارا اعتقاد تو یہ ہے کہ انبیاء ساری دنیا میں پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی پیدا ہوئے لہذا ہم پر یہ سوال وارد نہیں ہوسکتا۔

سوال نمبر5۔ اس بات کا ہم کو کافی طور پر پکی اور مستند روایات کا پتہ بتلایئے کہ قیام دنیا کب سے ہے۔؟

جواب نمبر5۔ دنیا کی ابتداء اور ابتداء سے آج تک کتنی مدت ہوئی ہے۔ اس کا علم ہم کو نہیں قرآن مجید میں اس کا ذکر صاف لفظوں میں نہیں ملتا۔ جو کوئی کہتا ہے اس کا خیالی اعتقاد ہے وگرنہ آپ کے پاس کوئی ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔ (24شعبان 38ء سـہ)

حالات بائبل

بقلم مولانا حضرت ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی

بائبل

انبیاء بنی اسرائیل پر جس قدر کتب سماویہ نازل ہوئیں۔ ان کو علمائے مسیحی نے لقب بائبل (بمعنی کتاب) دے کر دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1۔ عہد عتیق یعنی حضرت مسیح کے قبل جتنی کتابیں انبیاء بنی اسرائیل پر اتریں۔

2۔ عہد جدید یعنی اناجیل اربعہ کے ساتھ حواریوں کے اعمال خطوط اور مکاشفات پہلے عہد عتیق کا حال ملاحظہ ہو۔

عہد عتیق

مروج عہد عتیق میں 39 کتابیں ہیں۔ لیکن علماء یہود نے ان کو 24 کتابوں میں شمار کر کے تین حصوں میں منقسم کیا ہے۔

1۔ توراۃ جس کو قانون کہتے ہیں۔ اس میں پانچ کتابیں ہیں۔ 1۔ تکوین۔ 2۔ خروج۔ 3۔ احبار۔ 4۔ اعداد۔ استثنار

2۔ ففیم ان میں یوشع۔ قضاۃ سموئیل۔ اول ودوم۔ ملوک اول ودوم۔ یشعیاہ۔ یرمیا۔ حزقیل اور بارہ چھوٹے بڑے پیغمبر شامل ہیں۔

3۔ تیم ۔ ان میں زبور۔ امثال سلیمان۔ ایوب۔ دوعوت۔ نوحہ یرمیاہ۔ واعظ استیز دانیال ۔ عزرا۔ نحیاہ ایام اول ودوم ہیں۔

معدوم صحیفے

موجودہ مجموعہ عہد عتیق کہ مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی کتب سماوی معدوم اورلاپتہ ہوگئیں۔ صرف ان کا حوالہ عہد عتیق میں باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ عہدنامہ موسیٰ لاپتہ ہے حوالہ اس کا خروج 24/7 میں ہے۔

2۔ جنگ نامہ خداوند حوالہ اعدادی 14/21

3۔ کتاب بشیر حوالہ یوشع 10/13

4۔ کتاب فائن بنی واحید ومکلاشفات یعدو کاہن ۔ حوالہ ایام دوم 9/29

5۔ کتاب یاہو بن حنانی ۔ حوالہ ایام دوم 20/24

6۔ دکتاب اشعیا بن عموص حوالہ ایام دوم 26/22

7۔ مثال ونغمات سلیمان وکتاب خواص نباتات وحیوانات وکتاب اعمال سلیمان حوالہ ملوک اول 4/32۔33و11/41 (ماخوذازتاریخ صحف سماوی) پروفیسر نواب علی۔

اسباب تباہی کتب سماوی

یہود کی کتب سماوی کی بربادی کا سبب سے بڑا سبب وہ ہولناک حوادث ہیں جو حضرت سلیمان کے بعد پے درپے واقع ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد اسباط بنی اسرائیل میں تفرقہ پڑگیا۔ اوران کی جداگانہ سلطنتیں جوایک دوسرے کی رقیب تھی قائم ہوگیئں۔ دواسباط یعنی یہوداور بنیامین نے رجیام بن سلمان کی اطاعت کی لیکن دس اسباط بغاوت کرکے علیحدہ ہوگئے۔ اوربجانب شمال سماویہ کواپنا دارالسلطنت قرار دیا۔ عبادت الہیٰ کے ساتھ سونے کے بچھڑوں کی بھی پرستش کرنے لگے۔ (ملوک اول 30،12/28 آخر 774 سے قبل مسیح میں آسٹریلیا والوں نے اس سلطنت کو تباہ کیا۔ اور بنواسرائیل کونینوا پکڑ کر لےگئے اس طورسے دس اسباط فنا ہوگئے۔ یا بت پرست قوموں میں جزب ہوکر یہودیت سے ہمیشہ کےلئے علیحدہ ہوگئے۔ دوسری سلطنت کو بھی 586 ق م میں بخت نصر تاجدار بابل نے برباد کیا۔ اوربیت المقدس کومع تورات وتبرکات کے جلا کر خاک سیاہ کردیا۔

532 ق م عزرا اورنحیاہ کی کوششوں سے بیت المقدس کی تکمیل ہوئی۔ عزرا نے توراۃ یعنی سلسلہ اول کی پانچ کتابوں کو مورخانہ حیثیت سے قلم بند کیا۔ پھر نحمیا نے دوسرے سلسلہ ربنیم کی کتابوں کو مع زبور جمع کیا۔ (کتاب سقابیان دوم 2/32) دو سوبرس بعد یونانیوں کی فتوحات کا سیلاب آیا۔ انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انٹونیس نے بیت المقدس میں یونانی ریوتازئیس کا مندر بنادیا۔ اور تورات وغیرہ کی تلاوت بند کردی۔ یہود کے شعائر کی ممانعت کردی۔؛پھر تمام مقدس صحیفوں کو جلودیا۔ یہ کتب مقدسہ کی دوسری بار تباہی ہوئی۔ پھر یہود امقابی نے شاہ انطاکیہ کو شکست دی بیت المقدس کو پاک صاف کیا اور مقدس محض اپنی یاد سے جمع کیا۔ ساتھ ہی تیسرے سلسلے کتبیہ کا کا بھی اضافہ کردیا۔ اب رومیوں کی تلوار چمکی ۔ 7 ستمبر 70 کوٹائٹس رومی نے بیت المقدس کو فتح کرکے ہیکل سلیمانی کو مسمار کردیا۔ اورمقدس صحیفوں کو بطور یادگار فتح کے رومہ سے گیا۔ (ملخص) (اہل حدیث امرتسر۔ ص 8-9 ربیع الثانی ص 1351 ہجری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد01ص275-278

محدث فتویٰ